بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ إِنَّ الۡبَاطِلَ كَانَ زَهُوۡقًا (بنی اسرائیل۔ ۸۲)

اور کہہ دے حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل بھاگ جانے والا ہی ہے

فارسی کے الہامی شعر میں۔۔۔فخر الرسل لقب کی حقیقت

[اے فخر الرسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدہ]

اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستہ سے آیا ہے۔

جناب محمد ناصر اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگے آمین۔ آپ پہلی دفعہ بھرپور انداز میں جماعت احمدیہ اصلاح پسند پر تنقید کیساتھ ای میل فورم میں وارد ہوئے ہیں۔ خاکسار اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے آپ کو خوش آمدید اور جی آیاں نوں۔ آپ نے ای میل فورم پر دیگر ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے جناب مرزا محمود احمد صاحب کے متعلق جو تبصرہ کیا ہے۔ آپکا یہ تبصرہ خاکسار کی نظروں سے بھی گزرا ہے۔ آپکے اس تبصرہ کے حوالہ سے چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جو میں مضمون کے آخر میں آپکے گوش گزاروں گا۔ اُمید ہے آپ اِنکے جوابات مرحمت فرما کر شکریہ کا موقعہ ضرور دیں گے۔ پہلے آپکی باتوں کا جواب دیتا ہوں۔ آپ فورم کے ممبران کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"I have seen mostly here people are cursing the Mirza Mahmood(RA),with different angels.Most of the brothers from Jamat islah pasand and anjaman ishatte islam are stressing that Mirza mahoomd QK2 RA)was not a true person rather he was a liar etc etc."

قولہٗ۔۔''میں نے یہاں پر لوگوں کو مختلف زاویوں سے مرزا محمود احمدؓ کو لعنت ملامت کرتے دیکھا ہے۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام سے تعلق رکھنے والے بھائی اس پر زور دیتے ہیں کہ مرزا محمود احمد خلیفہ ثانیؓ ایک سچا شخص نہیں تھا بلکہ وہ ایک جھوٹا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔''

اقولُ۔۔جناب ناصر اللہ صاحب۔ آپ نے جناب مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کے سلسلہ میں دو جماعتوں یعنی جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام کا ذکر فرمایا ہے جبکہ امر واقع یہ ہے کہ ناصر احمد سلطانی جو جماعت احمدیہ (حقیقی) کے بانی مبانی ہیں۔ جناب مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کے سلسلہ میں وہ جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام سے اگر دو قدم آگے نہیں تو کم از کم اِن دونوں جماعتوں سے پیچھے بھی نہیں ہیں۔ یہ حقیقت اتنی اظہر الشّمس ہے کہ مجھے یہاں اسکے اثبات کیلئے زیادہ حوالے پیش کرنے کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ آپ اِن سب حقائق سے بخوبی آگاہ ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر آپ جماعت احمدیہ قادیان کے نام ناصر احمد سلطانی کے مورخہ ۶ رمئی ۲۰۱۱ء کے خط کے صفحہ ۲ پر اُنکے یہ الفاظ ملاحظہ فرمالیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

’’مرزا محمود احمد صاحب کے دور کو احمدیت کی تاریخ کا سیاہ ترین دور کہا جا سکتا ہے۔ جب ایک بیٹے نے ہی پسر نوحؑ ہونے کا پورا پورا ثبوت دے دیا جو کشتی نوح میں سوار ہونے کی بجائے اپنا الگ ہی نظام قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا اور پوپ کی خلافت سے بہت متأثر رہا۔ آج اِنکی گدی پر بیٹھنے والا ہر نام نہاد خلیفہ بھی اُنکے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ اس لیے ڈوبنا اُنکا مقدر ہے۔‘‘

عزیزم۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں نصیحت فرماتا ہے کہ ہمیں ہر قسم کے تعصّبات سے بالاتر ہو کر ہمیشہ تقویٰ کیساتھ انصاف کے حق میں گواہ بھی بننا چاہیے اور انصاف کیساتھ بات بھی کرنی چاہیے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آنجناب نے مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کے حوالہ سے جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام دونوں جماعتوں کا تو نام لیا ہے لیکن جماعت احمدیہ (حقیقی) اور اِس کے بانی مبانی ناصر احمد سلطانی کا آپ نے ذکر تک نہیں کیا۔ آپکے اس غیر متقیانہ اور غیر منصفانہ رویہ کی آخر کیا وجہ ہے؟ کیا اسکی وجہ یہ تو نہیں کہ آنجناب ناصر احمد سلطانی پر بطور مجدد صدی پانزدہم نہ صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ آپ اُسکی جماعت احمدیہ حقیقی میں شامل بھی ہیں۔

چونکہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے لہٰذا آنجناب کا ناصر احمد سلطانی پر ایمان لانا یا اُسکی جماعت میں شامل ہونا نہ میرے لیے اور نہ ہی کسی اور انسان کیلئے کوئی قابل اعتراض بات ہے۔ لیکن اعتراض آپکے اس رویہ پر ہے کہ آپ نے مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کے حوالہ سے دورنگی اختیار کی ہے۔ اِس حوالہ سے آپ نے تقویٰ کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ناانصافی سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام کو تو قصوروار ٹھہرایا ہے لیکن ناصر احمد سلطانی جو کہ حضرت احمدؑ کی جماعت احمدیہ میں تمام خرابیوں اور فسادوں کی جڑ مرزا محمود احمد کو قرار دیتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں اُس کا اور اُسکی جماعت احمدیہ حقیقی کا نام تک لینا گوارا نہیں کیا بلکہ اس حوالہ سے آپ اُسے بالکل پوتر قرار دے رہے ہیں۔ اس ناانصافی اور اس دورنگی کے بعد جناب مرزا محمود احمد صاحب کو فضل الرسل کہنے اور قرار دینے کی آپکی منطق میں کیا (credibility) رہ جاتی ہے؟ آگے آپ لکھتے ہیں۔

"Brothers i knew that you all are saying something without logic and evidence. If you want to prove what ever you are stressing for, then you have to come out with a solid logic and evidence."

قولہُ۔۔’’بھائیو! میں جانتا ہوں کہ تم یہ سب کچھ بغیر منطق اور ثبوت کے کہہ رہے ہو۔ جس پر تم زور دے رہے ہو اگر تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو تو تمہیں ایک ٹھوس منطق اور ثبوت کیساتھ میدان میں اُترنا چاہیے۔‘‘

اقولُ۔۔عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔ آپ دوسروں کو تو منطق (logic) اور ثبوت (evidence) کا درس دے رہے ہیں جبکہ آپکا یہ حال ہے کہ آپ نے مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے منطق اور ثبوت کی بات تو الگ رہی تقویٰ اور انصاف کا بھی خون کیا ہے۔ جب کسی انسان کا اپنا رویہ یہ ہو تو پھر اُس کا دوسرے لوگوں کو منطق اور ثبوتوں کی طرف بلانا عجیب سا لگتا ہے۔ جہاں تک آپکے اس الزام کا تعلق ہے کہ لوگ جناب مرزا محمود احمد پر تنقید کرتے ہوئے منطق (logic) اور ثبوت (evidence) سے کام نہیں لیتے۔ آپکا یہ الزام بھی قطعی طور پر غلط اور بے بنیاد ہے۔ جہاں تک انجمن اشاعت اسلام والوں کا تعلق ہے تو وہ بھی جناب مرزا محمود احمد صاحب پر تنقید کرتے ہیں لیکن اُنکی تنقید بھی بلا منطق اور ثبوت نہیں ہوا کرتی۔ اگر کسی صاحب نے اپنی آنکھوں پر تعصب اور نفرت کی پٹی

باندھ رکھی ہوتو پھر اُسے ہر کسی کی تنقید بلا منطق اور بلا ثبوت ہی نظر آیا کرتی ہے۔ یہ ایک نفسیاتی المیہ اور بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو اس نفسیاتی بیماری سے محفوظ رکھے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا تعلق ہے تو اس ضمن میں آپ سے گذارش ہے کہ ہماری جماعت کے ممبران نے کبھی بھی منطق اور دلیل کے بغیر جناب مرزا محمود احمد اور اُسکی جماعت احمدیہ قادیان پر تنقید نہیں کی ہے۔ لیکن پھر وہی بات کہ جن لوگوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب کی پٹیاں باندھ رکھی ہوں اُنہیں نہ ہماری منطق کی سمجھ آئے گی اور نہ ہی اُنہیں ہمارے دلائل نظر آئیں گے۔

خاکسار نے جناب مرزا محمود احمد صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کو منطق اور دلائل کیساتھ قطعی طور پر جھوٹا ثابت کیا ہے۔ جن لوگوں کی آنکھیں کھلی ہوں اور وہ جو تعصّبات سے بھی پاک ہوں حق اور سچ کو پانے کی خاطر اُن کیلئے خاکسار کی ایک کتاب غلام مسیح الزماں ہی کافی ہے۔ خاکسار کی یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ الہامی پیشگوئی کا تجزیہ ہے اور دوسرا حصہ الہامی پیشگوئی کی حقیقت۔ کتاب کے دونوں حصے منطق، دلائل اور ثبوتوں سے پُر ہیں۔ یقیناً آپ نے بھی یہ کتاب لازمی پڑھی ہوگی لیکن آپ کو اس میں کوئی منطق اور دلائل اور ثبوت نظر نہیں آئے ہونگے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی انسان کوئی کتاب پڑھنے سے پہلے ہی کسی دعویٰ پر اپنا ایک نقطہ نظر قائم کر چکا ہو تو پھر کوئی کتاب بھی اُسے فائدہ نہیں دے سکتی۔ حقائق اُن لوگوں کو ہی نظر آیا کرتے ہیں جو غیر جانبدار ہو کر کھلے ذہن کیساتھ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں آپ کو اسکی ایک مثال دیتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات قطعی طور پر ثابت ہے۔ اور یہ کام ہمارے آقا حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ ایک صدی قبل سرانجام دے کر گئے ہیں۔ حضرت احمدؑ کے مخالفین اور مکذبین ایک صدی سے متواتر قرآن کریم پڑھ رہے ہیں لیکن اُنہیں قرآن کریم میں حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کی وفات کے سلسلہ میں کوئی منطق اور کوئی ثبوت نظر ہی نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کے شروع میں ہی فرماتا ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (البقرہ۔ ۳) یہی کامل کتاب ہے اس اَمر میں کوئی شک نہیں، متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

قرآن کریم وہ کتاب ہے جو متقیوں کو ہدایت دیتی ہے نہ کہ اُنہیں جن کے اندر تعصب اور جانبداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہو۔ اب سوال ہے کہ ایسے لوگوں کو قرآن کریم میں وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کیوں نظر نہیں آتی؟؟ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کو غیر جانبدار ہو کر کھلے ذہن کیساتھ نہیں پڑھتے بلکہ قرآن کریم کھولنے سے پہلے ہی وہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا عقیدہ اپنا چکے ہوتے ہیں۔ ایسے متعصب لوگوں کو کسی کتاب سے بھی راہنمائی نہیں مل سکتی۔ راہنمائی اُن کو ملا کرتی ہے جن کے اندر سچائی کیلئے خواہش اور تڑپ ہو۔ وہ جو نہ صرف ہر قسم کے تعصب سے پاک ہوں بلکہ اپنی غیر جانبدار حیثیت کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہوں۔ تبھی حضرت احمدؑ متلاشیاں حق کو غور و فکر کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔۔۔ ''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ

کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

آگے آپ لکھتے ہیں۔

"I should belive that he was a liar becuse some of our brothers are saying that. No that is not a fair rule to belive about something. If you have any true logic or evidence please do share with us."

قولہُ۔۔"مجھے اُسے جھوٹا یقین کر لینا چاہیے کیونکہ ہمارے بعض بھائی ایسا کہہ رہے ہیں۔نہیں! کسی شئے پر ایمان لانے کیلئے یہ ایک منصفانہ (fair) قاعدہ نہیں ہے۔اگر آپکے پاس کوئی سچی منطق اور ثبوت ہے تو برائے کرم ہمیں بھی اس سے آگاہ کیجئے۔"

اقولُ۔۔۔عزیزم۔آپکی یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر کسی کو جھوٹا قرار دینا ہے تو پھر صرف کسی کے کہنے سے نہ کوئی جھوٹا ہوسکتا ہے اور نہ ہی اُسے جھوٹا قرار دیا جاسکتا ہے۔واقعی یہ ایک غیر منصفانہ (fair) فعل ہوگا۔خاکسار آپکی اس سلسلہ میں مکمل تائید کرتا ہے۔باقی آپ نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ حق اور صداقت کے سلسلہ میں اگر کسی کے پاس کوئی منطق اور کوئی ٹھوس ثبوت ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ ہمیں اس سے آگاہ فرمائے۔عزیزم۔پہلے تو میں آپکی اس ای میل کا مختصراً جواب لکھنا چاہتا ہوں۔بعدازاں خاکسار آپکی مذکورہ خواہش کے مطابق ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ اور اُسکی حقیقت کے سلسلہ میں اِنشاءاللہ تعالیٰ چند منطقی نتائج اور کچھ ٹھوس ثبوت بھی آپکے آگے پیش کرے گا۔۔۔آگے آپ لکھتے ہیں۔

"I belive that he was a true man of God and a great soldier of islam, Hazrat Mohammad(pcbuh) and Hazrat Ahmad(AS)"

قولہُ۔۔"میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ خدا کا ایک سچا بندہ اور اسلام، حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور حضرت احمدؑ کا ایک عظیم سپاہی تھا۔"

اقولُ۔۔۔عزیزم۔یہ آپکا ایک دعویٰ ہے۔آپ کو بھی اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے دیگر قارئین کے آگے کوئی منطقی اور ٹھوس ثبوت پیش کرنا چاہیے۔خالی دعویٰ تو دلیل نہیں ہوا کرتا۔بعض لوگوں کا یہ المیہ ہوتا ہے کہ وہ اندھی عقیدت میں بعض دعاوی تو کرتے ہیں لیکن عقیدت کی وجہ سے وہ اپنے دعاوی ہی کو دلائل سمجھ بیٹھتے ہیں۔حالانکہ دعاوی دلائل نہیں ہوا کرتے بلکہ دلیل کسی دعویٰ کا وہ منطقی اور ٹھوس ثبوت ہوا کرتا ہے جو اُسکی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔آپ کو بھی چاہیے کہ آپ اپنے اس دعویٰ کے اثبات کیلئے کوئی منطقی اور کوئی ٹھوس ثبوت پیش کریں۔اور اگر آپ نے اپنے دعویٰ کے حق میں کوئی منطقی اور ٹھوس ثبوت پیش کر دیا تو پھر لوگ اُس کا جائزہ لیں گے۔اگر آپ کی پیش کردہ منطق اور ثبوت ٹھوس ہوا تو پھر لوگ یقیناً اُس پر غور و فکر بھی کریں گے اور اس پر ایمان بھی لائیں گے۔۔۔۔آگے آپ لکھتے ہیں:۔

"One exmple of that is Hazrat Ahmad(AS) himself qoated one ilham,Ilham mean God has told Hazrat Ahmad(AS) before the birth of janab Mirza Mahmood(RA)that FUKHRE RUSUL will come to you. So Allah subhan talla Himself called Janab Mirza Mahmood as a Fukhre rusul. Hawal; a Rohani khazain page 219book taryaqul qaloob. Before the birth of Janab Mirza mahmood(RA) hazrat ahmad said that he has a ilham about the janab mirza mahmood(RA)in his a farsi shair as a fukhre rusul.

Ae fukhre rusul qurab tu maloom shud dair aamad zara door ammad

This is a farsi Ilham(someone with good persian can transalet it into english or urdu.thanks)"

قولہُ۔۔''اسکی ایک مثال یہ ہے کہ حضرت احمدؑ نے بذات خود ایک الہام کا حوالہ دیا ہے۔الہام کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے حضرت احمدؑ کو جناب مرزا محمودؓ کی پیدائش سے پہلے بتایا تھا کہ فخر الرسل تیرے پاس آئے گا۔لہٰذا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے خود جناب مرزا محمود کو فخر الرسل کہا ہے۔حوالہ۔ایک روحانی خزائن کتاب تریاق القلوب صفحہ ۲۱۹۔حضرت احمد نے جناب مرزا محمودؓ کی پیدائش سے پہلے کہا کہ اُنہیں ایک فارسی شعر میں جناب مرزا محمودؓ کے فخر الرسل ہونے کا الہام ہوا۔ ؎ اے فخرِ رُسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زِ راہِ دور آمدۂ

یہ ایک فارسی کا الہام ہے(کوئی فارسی دان اس کا انگریزی یا اُردو ترجمہ کرسکتا ہے۔)

اقولُ۔۔۔عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔آپ نے اپنے مذکورہ دعویٰ[میں ایمان رکھتا ہوں کہ وہ خدا کا ایک سچا بندہ اور اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت احمدؑ کا ایک عظیم سپاہی تھا] کے سلسلہ میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ حضرت احمدؑ کو ایک الہام ہوا تھا۔اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا محمود احمد کو فخر الرسل قرار دیا تھا۔اور پھر آپ یہ بھی فرما رہے ہیں کہ حضرت احمدؑ نے حضرت مرزا محمود احمد کی پیدائش سے بھی پہلے فخر الرسل کے حوالہ سے ایک فارسی الہامی شعر کو آپ پر منطبق کیا تھا۔عزیزم۔اگر تو یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ نے فارسی کا الہامی شعر جناب مرزا محمود احمد کے بارے میں نازل فرمایا تھا اور حضرت احمدؑ نے بھی اسکی تصدیق کی ہے تو پھر جناب مرزا محمود احمد کے مصلح موعود ہونے میں کسی کو بھی شک نہیں کرنا چاہیے اور اُنہیں بطور مصلح موعود تسلیم اور قبول کر لینا چاہیے۔۔۔لیکن خاکسار آنجناب کی خدمت میں بڑی مؤدبانہ گذارش کرتا ہے کہ اگر آپ نے عقیدت کے خول سے باہر نکل کر اس شعر کے سلسلہ میں کھلے ذہن کیساتھ کوئی تحقیق کی ہوئی ہوتی تو پھر آپ اللہ تعالیٰ اور حضرت احمدؑ کے حوالہ سے جناب مرزا محمود احمد صاحب کو اس فارسی الہامی شعر کا مصداق بنانے کی اتنی بڑی جرأت اور اتنا بڑا دعویٰ نہ کرتے۔

آپ نے فارسی کے جس الہامی شعر کے سلسلہ میں اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے حضرت احمدؑ کی کتاب تریاق القلوب (روحانی خزائن جلد ۱۵) کا صفحہ ۲۱۹ پیش کیا ہے۔خاکسار اب فارسی کے اس الہامی شعر کے سلسلہ میں آپکا جو مغالطہ ہے اُسے آپ پر ظاہر کرنے اور اِسے دور کرنے کیلئے آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ حضرت احمدؑ کی کتاب تریاق القلوب (روحانی خزائن جلد ۱۵) کے صفحات ۲۱۸ کی عبارت۔۔۔''یہ چار لڑکے ہیں جن کی پیدائش سے پہلے اِنکے پیدا ہونے کے بارے میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک دفعہ پر مجھے خبر دی اور یہ ہر چہار پیشگوئی نہ صرف زبانی طور پر لوگوں کو سنائی گئیں بلکہ پیش از وقت اشتہاروں اور رسالوں کے ذریعہ سے لاکھوں انسانوں میں مشتہر کی گئیں''۔۔۔۔سے لے کر صفحہ ۲۲۳ کی اس عبارت تک۔۔۔''اور پھر وہ پیدا بھی ہوجائیں۔فقط''۔۔تک چھ صفحات بڑے غور وفکر کیساتھ پڑھیں۔جب آپ یہ مذکورہ صفحات پڑھ لیں گے تو اِن سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں۔یہ نتائج انشاء اللہ تعالیٰ درج ذیل ہونگے۔

(۱) حضرت اقدس احمدؑ نے اِن مذکورہ صفحات میں اپنے چار لڑکوں سے متعلقہ اپنی پیشگوئیوں اور اِن لڑکوں کی پیدائشوں کا ذکر فرمایا ہے۔

(۲) صفحہ ۲۱۹ پر حضرت احمدؑ نے صرف مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔واضح رہے کہ حضورؑ نے مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش کے دن یعنی ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ لکھا تھا۔اس اشتہار کے حاشیہ میں آپؑ نے جناب مرزا محمود احمد

صاحب کی پیدائش کا ذکر فرمانے کیساتھ ساتھ خواب کے عالم میں مصلح موعود کے متعلق (نہ کہ مرزا محمود احمد کے متعلق۔ناقل) آپکی زبان مبارک پر جو فارسی کا شعر جاری ہوا تھا۔آپؑ نے حاشیہ میں اس شعر کا ذکر بھی فرمایا تھا۔عزیزم۔آپ کو واضح رہے کہ حضرت احمدؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں اس فارسی کے الہامی شعر کو نہ جناب مرزا محمود احمد پر چسپاں کیا تھا اور نہ ہی یہ فرمایا تھا کہ خواب کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے یہ الہامی شعر مرزا محمود احمد کے بارے میں میری زبان پر جاری کیا تھا۔لیکن اگر جیسا کہ آپکا دعویٰ ہے حضورؑ اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں ایسا فرمادیتے تو پھر ہم میں سے کسی احمدی کیلئے کوئی جواز نہیں تھا کہ وہ حضورؑ کے اس فرمودہ پر ایمان نہ لاتا۔لیکن عزیزم۔آپکے دعویٰ کے مطابق حضورؑ نے اِس الہامی شعر کے متعلق قطعاً ایسا نہیں فرمایا بلکہ قادیانی خلفاء،علماء اور دیگر قادیانی حضرات کی عقیدت کے نشہ میں یہ اپنی جمع تفریق ہے۔اِن لوگوں کو چاہیے تھا کہ اس الہامی شعر کے سلسلہ میں ایسی جمع تفریق نہ کرتے۔لوگوں کا اس الہامی شعر کے بارے میں اپنی طرف سے ایسی جمع تفریق کرنے کا مطلب ہے کہ اِن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اختیارات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا جو کہ کسی طرح بھی نہ صرف درست اور جائز نہیں تھا بلکہ اس الہامی شعر کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ پر کھڑا ہونے والی بات تھی۔

(۳)اور آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۲۱۹ پر جناب مرزا محمود احمد صاحب کی پیدائش اور پسر موعود کے سلسلہ میں فارسی کے الہامی شعر کا ذکر کرنے کے بعد اسی کتاب کے اگلے صفحہ ۲۲۰ پر حضرت احمدؑ نے پسر موعود ہونے کا گمان بھی جناب مرزا محمود احمد کی بجائے اپنے دوسرے لڑکے جناب مرزا بشیر احمد کے بارے میں فرمایا تھا۔جیسا کہ حضورؑ اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۲۱۹ پر پہلے جناب مرزا محمود احمد کی پیدائش کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے۔اسکے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا۔پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے (پیدا ہونے والے کو مصلح موعود نہیں فرمایا گیا بلکہ فرمایا گیا ہے پیدا ہونے والے لڑکے۔ناقل) کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہونگے۔اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہونگے۔پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی۔اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔''

اس سے آگے حضرت احمدؑ مرزا محمود احمد کی پیدائش (نہ کہ مصلح موعود کی پیدائش۔ناقل) کے ذکر کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔کیا فرماتے ہیں ؟؟ آپؑ فرماتے ہیں۔

''اور اسکے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔۔اور اسکے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے۔

اے فخر الرسل قرب تو معلوم شد دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدہ‘‘

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ فخر الرسل کے سلسلہ میں آپکے دعویٰ کے برخلاف تریاق القلوب صفحہ ۲۱۹ پر حضرت احمدؑ نے نہ تو یہ لکھا ہے (الف) کہ اُنکی زبان پر خواب میں جو فارسی کا شعر جاری ہوا تھا۔یہ الہامی شعر اللہ تعالیٰ نے مرزا محمود احمد کے بارے میں نازل فرمایا تھا۔(ب) اور نہ ہی حضرت احمدؑ نے فارسی کے اس الہامی شعر کو مرزا محمود احمد پر منطق کیا تھا بلکہ اس ۲۱۹ صفحہ پر فارسی کے اس الہامی شعر کے متعلق اتنا فرمایا ہے کہ یہ الہامی شعر پسر موعود کے متعلق ہے وبس۔اب سوال ہے کہ حضرت احمدؑ کے علم میں یہ پسر موعود کون تھا؟؟؟اسکی وضاحت خاکسار آگے جا کر کرے گا۔

عزیزم۔آپ نے دیکھ لیا ہے فارسی کا الہامی شعر جس کو آپ جناب مرزا محمود احمد کے ’’خدا کا ایک سچا بندہ اور اسلام حضرت محمد مصطفٰے ﷺ اور حضرت احمدؑ کا ایک عظیم سپاہی‘‘ ہونے کیلئے بطور ثبوت پیش کر رہے ہیں۔آپ کی یہ منطق اور آپ کا یہ ثبوت تو قطعی طور پر جھوٹا ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت احمدؑ نے تو تریاق القلوب صفحہ ۲۱۹ پر یہ باتیں کہی ہی نہیں ہیں جو آپ حضرت احمدؑ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔اتقوا اللہ۔ اتقوا اللہ۔اتقوا اللہ

عزیزم ناصر اللہ صاحب۔اب ہم تریاق لقلوب کے اگلے صفحہ ۲۲۰ پر چلتے ہیں۔حضرت احمدؑ اس صفحہ پر لکھتے ہیں۔

’’اور میرا دوسرا لڑکا جس کا نام بشیر احمد ہے۔اسکے پیدا ہونے کی پیشگوئی آئینہ کمالات کے صفحہ ۲۶۶ میں کی گئی ہے۔اور اس کتاب کے صفحہ ۲۶۲ کی چوتھی سطر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تاریخ دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔اور پیشگوئی کے الفاظ ہیں۔یاتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔یَسُرُّ اللّٰہُ وَجْھَکَ وَیُنِیْرُ بُرْھَانَکَ۔سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَیُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ۔دیکھو صفحہ ۲۲۶ آئینہ کمالات اسلام۔یعنی نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام بن جائے گا۔تیرے لیے ایک لڑکا پیدا کیا جائے گا اور فضل تجھ سے نزدیک کیا جائے گا۔یعنی خدا کے فضل کا موجب ہوگا۔اور نیز یہ کہ شکل وشباہت میں فضل احمد سے جو دوسری بیوی سے میرا لڑکا ہے مشابہت رکھے گا۔ اور میرا نور قریب ہے (شاید نور سے مُراد پسر موعود ہو۔)‘‘

عزیزم۔آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہے کہ حضرت احمدؑ پر تریاق لقلوب کے صفحہ ۲۱۹ کے آخر پر فخر الرسل کے بارے میں جو فارسی کا شعر الہام ہوا تھا۔اس شعر کے متعلق آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ فخر الرسل پسر موعود ہے۔تریاق القلوب کے اگلے صفحہ ۲۲۰ پر حضرت احمدؑ نے اپنے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد کے حوالہ سے (شاید نور سے مُراد پسر موعود ہو۔) فرما کر اِسکے یعنی مرزا بشیر احمد کے متعلق پسر موعود ہونے کا گمان فرمایا ہے۔عزیزم۔فخر الرسل سے متعلقہ فارسی کا الہامی شعر جو آپ جناب مرزا محمود احمد پر چسپاں کر رہے ہیں۔اب فخر الرسل کے سلسلہ میں آپکی منطق اور آپکا ثبوت دونوں قطعی طور پر جھوٹ ثابت ہو چکے ہیں۔ ؎ مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔فخر الرسل کے سلسلہ میں ابھی ہماری بات مکمل نہیں ہوئی ہے۔میں نے صرف آپکے پیش کردہ تریاق القلوب کے صفحہ ۲۱۹ کے حوالہ سے یہاں بات کی ہے۔اب میں اس سلسلہ میں آپکی مزید تشفی اور اطمینان کیلئے اشتہار تکمیل تبلیغ کی طرف چلتا ہوں

جہاں حضرت احمدؑ نے سب سے پہلے فخر الرسل سے متعلقہ فارسی کے اس الہامی شعر کا ذکر فرمایا تھا۔جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں۔

''خدائے عزّوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء واشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء (سبز اشتہار) میں درج ہے اپنے لطف وکرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔اور حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا۔وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔سو آج ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء میں بمطابق ۹ر جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائیگی۔مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانیوالا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا۔اور اگر ابھی اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کرلے۔مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت (نہ کہ مرزا محمود کی نسبت۔ناقل) زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا۔ ؎ اے فخر رُسل قرب تو معلوم شد ۔ دیر آمدۂ زِ راہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ورنہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحات ۱۹۱ تا ۱۹۲ حاشیہ)

عزیزم۔اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں حضرت احمدؑ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔اس سے جو ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

(۱) پہلی بات تو یہ کہ حضورؑ کے گھر میں مورخہ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو جو صاحبزادہ پیدا ہوا تھا۔آپ علیہ السلام نے اِس کا نام بطور تفاؤل بشیر اور محمود رکھا تھا۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے لڑکے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ میرا یہی لڑکا پسر موعود یا مصلح موعود ہے بلکہ فرمایا تھا کہ ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کہ کوئی اور ہے۔حضورؑ فرماتے ہیں کہ میں کامل انکشاف کے بعد اِسکی اطلاع کروں گا۔

(۳) تیسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ حضورؑ کو اس پسر موعود یا مصلح موعود کا اپنے گھر میں پیدا ہونے کا قوی یقین تھا۔(خاکسار یہاں اتنا عرض کرتا ہے کہ یہ مصلح موعود اور یہ پسر موعود دراصل آپکا موعود زکی غلام تھا جس کو آپ علیہ السلام اپنا جسمانی لڑکا خیال فرماتے تھے۔جیسا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود سے ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام نے زکی غلام کے آگے بریکٹ میں لفظ (لڑکا) لکھا تھا۔)

(۴) چوتھی بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ فارسی کے الہامی شعر میں جس وجود کو اللہ تعالیٰ نے فخر الرسل قرار دیا ہے۔حضرت احمد علیہ السلام کے مطابق یہی آپکا مصلح موعود اور پسر موعود تھا۔

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں مورخہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے اپنے لڑکے یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام آپ علیہ السلام نے صرف بطور تفاؤل رکھا تھا۔آپؑ نے اس لڑکے کو قطعاً مصلح موعود یا پسر موعود قرار نہیں دیا بلکہ فرمایا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا کامل انکشاف ہوجائے گا تب میں اسکی اطلاع کروں گا۔حضورؑ نے ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کے دن اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں خواب کے عالم میں جس فارسی کے شعر کا (جو آپکی زبان پر جاری ہوا) ذکر فرمایا تھا۔آپ نے اس حاشیہ میں قطعاً یہ نہیں فرمایا ہے کہ فارسی کا یہ الہامی شعر مرزا محمود احمد کے متعلق میری زبان پر جاری ہوا تھا۔ہاں یہ ضرور فرمایا تھا کہ فارسی کا یہ الہامی شعر مصلح موعود کے متعلق میری زبان پر جاری ہوا تھا۔فَتَدَبَّرُوْا اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔

عزیزم۔آپ نے یہ جو اپنی ای میل میں لکھا ہے کہ فارسی کا یہ الہامی شعر جو حضورؑ کی زبان پر جاری ہوا تھا۔حضورؑ نے فرمایا ہے کہ یہ الہامی شعر مرزا محمود احمد کے متعلق نازل ہوا تھا قطعی طور پر ایک جھوٹ ثابت ہوگیا ہے۔ثانیاً۔آپ نے حضورؑ کے حوالہ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فارسی کا یہ الہامی شعر حضورؑ کی زبان پر مرزا محمود احمد کے بارے میں نازل کیا تھا آپکی یہ دوسری بات بھی کلیۃً جھوٹ ثابت ہوگئی۔

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔فخر الرسل کے متعلق آپ نے اپنا جو نقطہ نظر پیش کیا ہے۔اگر آپ نے حضورؑ کی کتب پڑھ کر یہ نقطہ نظر اپنایا ہے تو بھی آپکا یہ نقطہ نظر کلیۃً ایک جھوٹ ثابت ہوگیا ہے۔اسی طرح اگر کسی قادیانی عالم یا غیر عالم نے فخر الرسل کے سلسلہ میں آپکی یہ راہنمائی فرمائی ہے تو پھر بھی یہ آپکی راہنمائی نہیں کی گئی بلکہ آپکو اس ضمن میں گمراہ کیا ہے۔اور خاکسار اس کا کافی ثبوت آپکے آگے پیش کر چکا ہے۔

عزیزم۔اب آتے ہیں حضورؑ کے اس بیان کی طرف کہ جب اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود یا پسر موعود کے سلسلہ میں مجھ پر کامل انکشاف فرمادیا تو میں لوگوں کو اسکی اطلاع کروں گا۔اب سوال ہے کہ جس کامل انکشاف کا حضرت احمدؑ نے وعدہ فرمایا تھا۔بعد ازاں کیا کبھی آپ نے یہ ایفائے عہد فرمایا تھا۔تو اس ضمن میں گذارش ہے کہ اِسکی کافی تفصیل خاکسار کے مضمون ۳۰ (سبز اشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ) میں موجود ہے۔لیکن یہاں بڑے اختصار کیساتھ میں اس سلسلہ میں چند اُمور کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱) حضورؑ نے ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد کے متعلق پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا انکشاف فرمانا تو دور کی بات رہی اِس کا کبھی ہلکا سا اشارہ تک بھی نہیں فرمایا تھا۔اگر کوئی قادیانی عالم یا کوئی غیر عالم ایسا ثابت کردے تو میں اُسے منہ مانگا انعام پیش کروں گا۔کیا کوئی اس کیلئے میدان میں آئے گا؟؟؟

(۲) جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ حضورؑ نے اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۲۲۰ پر (شاید نور سے مُراد پسر موعود ہو۔) فرما کر اپنے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد کے متعلق اِسکے پسر موعود ہونے کا ہلکا سا اشارہ کیا تھا لیکن یقینی طور پر نہیں کہا تھا کہ مرزا بشیر احمد پسر موعود ہے اور اس کا مکمل حوالہ خاکسار پہلے پیش کر چکا ہے۔

(۳) حضورؑ نے پسر موعود یا مصلح موعود کے سلسلہ میں کامل انکشاف کا اپنا یہ وعدہ مورخہ ۱۴؍جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہونے والے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے بارے میں اپنی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۲۲۱ پر اس طرح فرمایا تھا۔آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱)''اور میرا چوتھا لڑکا مبارک احمد ہے اسکی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی۔''(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۲۱)

عزیزم۔آپ کو واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو الہامی پیشگوئی مصلح موعود اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو مصلح موعود کی بشارت بخشی تھی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ مصلح موعود (موعود زکی غلام) کے بارے میں فرماتا ہے۔

''اُسکے ساتھ فضل ہے۔جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''(اِشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

پھر حضورؑ آگے مذکورہ کتاب (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۳) پر فرماتے ہیں:۔

(۱۱)''دیکھو ایک وہ زمانہ تھا جو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لکھی گئی تھی:۔ایک اور الہام ہے جو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔اس وقت ان تینوں لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا۔اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہونگے۔اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کر دے گا۔سو ایک بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا۔یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں۔صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔اب دیکھو یہ کس قدر بزرگ نشان ہے؟''

عزیزم۔آپ کو واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں موعود زکی غلام یعنی مصلح موعود کو ہی تین کو چار کرنے والا فرمایا گیا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔''

جب یہ چوتھا لڑکا پیدا ہو گیا تو آپؑ اپنی اسی تصنیف تریاق القلوب کے صفحہ ۲۲۱ پر اس چوتھے لڑکے کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱۱۱)''سو خدا تعالیٰ نے میری تصدیق کیلئے اور تمام مخالفوں کی تکذیب کیلئے اور عبدالحق غزنوی کو متنبّہ کرنے کیلئے اس پسر چہارم کی پیشگوئی کو ۱۴ رجون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ رصفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چارشنبہ پورا کر دیا یعنی وہ مولود مسعود چوتھا لڑکا تاریخ مذکورہ میں پیدا ہو گیا۔''

حضورؑ اپنے اس چوتھے صاحبزادہ کے متعلق اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۳ پر مزید فرماتے ہیں:۔

’’سوصاحبو وہ دن آ گیا اور وہ چوتھا لڑکا جس کا ان کتابوں میں چار مرتبہ وعدہ دیا گیا تھا۔صفر ۱۳۱۷ھ کی چوتھی تاریخ میں بروز چارشنبہ پیدا ہوگیا۔عجیب بات ہے کہ اس لڑکے کیساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے۔اسکی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں۔یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔اسکی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔یہ دو پہر کے بعد چوتھے گھنٹہ میں پیدا ہوا۔یہ خود چوتھا تھا۔‘‘

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔حضرت احمد علیہ السلام کے ان فرمودات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضورؑ نے صاحبزادہ مبارک احمد کو مولود مسعود اور اس لڑکے کی نسبت پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں کی گئی تھی اور تین کو چار کرنے والا فرما کر واضح رنگ میں اِسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا اعلان فرما دیا تھا۔ ؎

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال　　دل میں آتا ہے مرے سو سو اُبال
آنکھ تر ہے دل میں میرے درد ہے　　کیوں دلوں پر اس قدر یہ گرد ہے

یہ جاننے کے بعد کہ حضرت احمدؑ نے بالآخر اپنے چوتھے لڑکے صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق اِسکے پسر موعود یا مصلح موعود ہونے کا کامل انکشاف فرمایا تھا۔یہ معلوم کرنے کیلئے ہم آگے بڑھتے ہیں کہ بعد ازاں اس تین کو چار کرنیوالے لڑکے یا پسر موعود اور مصلح موعود کے متعلق پھر اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ظاہر ہوئی؟؟؟اوائل ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت احمد علیہ السلام نے ایک منذر خواب دیکھا۔آپؑ فرماتے ہیں:۔

ستمبر ۱۹۰۷ء:۔’’خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے۔مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا۔بہت تلاش کیا گیا مگر کچھ پتہ نہیں ملا۔پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہے۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۶۱۸)

بعد ازاں ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن صاحبزادہ مبارک احمد فوت ہوگئے۔لیکن مبارک احمد کی وفات کے بعد اسی دن یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کے دن اللہ تعالیٰ نے پھر حضورؑ کو ایک حلیم غلام کی بشارت دیدی۔اب ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مطابق حلیم ہونا تو پسر موعود یعنی فخر الرسل کی ایک علامت ہے لہٰذا اس طرح ثابت ہوگیا کہ صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات کے بعد اُسی دن بشارت دیا گیا یہ موعود حلیم غلام دراصل فخر الرسل اور مصلح موعود ہی تھا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۶۱۹)

اکتوبر ۱۹۰۷ء میں اللہ تعالیٰ نے اس حلیم غلام اور اس فخر الرسل کو مبارک احمد کا مثیل قرار دے دیا۔اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی مصلح موعود مبارک احمد سے منتقل ہو کر آگے اُسکے مثیل کی طرف چلی گئی۔جیسا کہ حضورؑ اپنے اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں:۔

’’لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ۔یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ۔ترجمہ۔یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔اسلئے اس نے بجز دو فات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے۔‘‘(تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۸۷)

عزیزم۔مبارک احمد کی وفات کے بعد حضورؑ کے گھر میں مثیل مبارک احمد کے طور پر کوئی جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا (اگر آپکے علم میں کوئی ہو تو ہمیں اسکی اطلاع کر دیں۔ناقل) اور اس طرح یہ الہامی پیشگوئی پسر موعود اور مصلح موعود حضرت احمد علیہ السلام کے جسمانی لڑکوں سے نکل کر آگے آپ کی ذریت یعنی آپکی روحانی اولاد یا آپکی جماعت کی طرف منتقل ہوگئی تھی۔موعود زکی غلام یعنی فخر الرسل کے متعلق آخری دو (۲) الہامی بشارتیں ۶، ۷ رنومبر ۱۹۰۷ء کو اس طرح ہوئی تھیں۔

"سَاَھَبُ لَکَ غُلَاماً زَکِیًّا۔رَبِّ ھَبْ لِیْ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً۔اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ اسْمُہٗ یَحْیٰی۔اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ ۔۔۔۔آمدنِ عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔" (تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ رنومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳)

میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے ۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔۔عید کا آنا تیرے لیے مبارک ہو۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔اب آپ کو فخر الرسل اور فارسی کے اس الہامی شعر (جو خواب میں حضرت احمدؑ کی زبان پر جاری ہوا تھا) کی حقیقت کا بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ فخر الرسل کے سلسلہ میں آپکے دعاوی میں کیا کوئی معقولیت اور کوئی ٹھوس ثبوت (evidence) تھا یا کہ یہ سب کچھ آپ کا ایک علمی مغالطہ تھا جس میں یا تو آپ لاعلمی کی وجہ سے خود مبتلا تھے یا آپ کو اس میں کسی نے مبتلا کر دیا تھا؟؟؟

میں نے تو ہر بات سچ کہہ دی اُنکے رُوبرو　　حیف کہ منصف مرے بہرے بھی ہیں اندھے بھی ہیں
رہزنوں کے ہاتھ سے لٹتے اگر تو غم نہ تھا　　دکھ تو یہ ہے لوٹنے والے ہمیں اپنے بھی ہیں

الہامی شعر کے مفہوم کے مطابق۔۔۔فخر الرسل کی حقیقت۔حضرت احمدؑ کے بقول ایک خواب میں مصلح موعود کے بارے میں آپؑ پر فارسی کا ایک شعر الہام ہوا تھا۔جس میں اللہ تعالیٰ پسر موعود کے متعلق فرماتا ہے۔

اے فخر الرسل قرب تو معلوم شد　　دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدہ

اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقام قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔تو دیر سے آیا ہے (اور) دُور کے راستہ سے آیا ہے۔

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔۔پسر موعود سے متعلقہ فارسی کا مذکورہ بالا الہامی شعر بذات خود بدیہی (self-evident) اور اپنا شارح (self-explanatory) آپ ہے۔یعنی اپنے اطلاق کے سلسلہ میں یہ شعر خود اپنی وضاحت کر رہا ہے۔اب سوال ہے کہ یہ الہامی شعر اپنی وضاحت آپ کیسے کر رہا ہے؟؟ جواباً گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس طرح کہ فارسی کے اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے فخر الرسل کے متعلق دیر آمدۂ زِ راہِ دُور آمدہ فرما کر اُسکی دو صفات بیان فرمائی ہیں۔یعنی "وہ دیر کے بعد اور دور کے راستہ سے آنیوالا ہوگا"۔فخر الرسل کی اگر اِن دونوں صفات کو بغور دیکھا جائے تو یہ دونوں صفات پکار پکار کر اعلان کر رہی ہیں کہ رسولوں کا یہ فخر نہ حضورؑ کا کوئی جسمانی لڑکا ہوگا اور نہ ہی وہ آپکی جسمانی نسل میں سے ہوگا۔بلکہ وہ دیر آمدۂ کے مطابق ایک خاصے وقت کے بعد زِ راہِ دُور آمدہ دور کے

راستہ سے یعنی آپکی روحانی نسل میں سے آنیوالا ہوگا۔اگر احمدی حضرات تقویٰ اور تدبر کیساتھ فخر الرسل کی اِن دونوں صفات یعنی دیر آمدہ اور زِراہِ دُور آمدہ پر ہی غور وفکر فرما لیتے تو وہ فخر الرسل کے اس الہامی لقب کو کبھی جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر چسپاں نہ کرتے۔ کیونکہ فارسی کا یہ الہامی شعر خود پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے کہ میرا اطلاق ملہم کے کسی جسمانی لڑکے پر نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ دیر آمدہ زِ راہِ دُور آمدہ کے دائرہ میں ہی نہیں آسکتے۔اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ تو ملہم کے گھر میں آپکی آنکھوں کے سامنے پیدا ہو چکے تھے۔أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ فخر الرسل نے تو ''دیر کے بعد'' یعنی کم از کم ایک صدی کے بعد ''دور کے راستہ سے'' یعنی ملہم کی جسمانی نسل سے باہر آپکی روحانی ذریت میں سے ظہور فرمانا تھا۔

دِیر کے بعد، اے دُور کی راہ سے آنیوالو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگائیں کہ تھیں منتظر، اک زمانے سے اس کارواں کیلئے

اپنی ای میل میں آگے آپ لکھتے ہیں۔

"Moreover my brothers: hazrat ahmad(AS)himself admitted that mahmood will be fukhre rusul. So brothers: the one who Allah subhan talla and his beloved servant hazrat Ahmad(AS) says that he is a FUKHRE RUSUL,so tell me who should i belive you brothers from the jamaat islah pasand or anjaman ishat eislam jammat.Or shall i listen to Allah subhan tallah and his Mahdi(AS)"

قولہٗ۔۔''مزید برآں میرے بھائیو! حضرت احمدؑ نے خود تسلیم کیا ہے کہ محمود فخر الرسل ہوگا۔لہٰذا بھائیو! وہ جس کو اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اُس کا بندہ حضرت احمدؑ کہیں کہ وہ فخر الرسل ہے۔لہٰذا مجھے بتاؤ کہ مجھے کس کو قبول کرنا چاہیے۔تم جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے بھائیوں کو یا انجمن اشاعت اسلام جماعت کے بھائیوں کو یا کہ مجھے اللہ سبحانہ تعالیٰ اور اُسکے مہدیؑ کی بات کو قبول کرنا چاہیے۔''

اقول۔۔۔عزیزم۔خاکسار نے یہ بات تو قطعی دلائل کیساتھ آپکے آگے ثابت کر کے رکھ دی ہے کہ نہ تو حضرت احمدؑ نے زندگی میں کہیں یہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فارسی کے الہامی شعر میں جناب مرزا محمود احمد کو فخر الرسل فرمایا ہے۔اور نہ ہی آپؑ نے یہ کہیں فرمایا ہے کہ فارسی کے اس الہامی شعر کے مطابق میرا لڑکا مرزا محمود احمد فخر الرسل ہے۔جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا مؤقف بھی یہی ہے۔اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپکی بے بنیاد باتوں اور جھوٹے دعاوی کو قبول کیا جائے یا کہ جو حضورؑ کی کتب اور آپکے الہامی کلام سے ثابت ہوتا ہے اُس پر ایمان لایا جائے اور اُسے قبول بھی کیا جائے۔۔ حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ پر کوئی مجھ کو تو سمجھائے کہ سمجھائیں گے کیا

آگے آپ لکھتے ہیں۔

"If he is a musleh maood or not really i don,t care i would see him as a fukhre rusul. And then i will see his great work in the shape of books of islam he left. And the the strong nizam of jamat he made. I can give you lot more exmples of his greatness here but one from the mouth of Allah subhan talla,that he is fukhre rusul i think we should stick to that."

قولہٗ۔۔''اگر وہ حقیقتاً مصلح موعود ہے یا کہ نہیں مجھے اِسکی پرواہ نہیں کرنی چاہیے مجھے اُسے بطور فخر الرسل قبول کر لینا چاہیے۔اور پھر مجھے

اسلام کی کتب کی شکل میں اُس کا عظیم کام دیکھنا چاہیے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا اور اُس کا بنایا ہوا مضبوط نظام جماعت۔ میں یہاں آپ کو اُسکی عظمت کی بہت ساری مثالیں دے سکتا ہوں لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ کے منہ سے اُسے فخر الرسل قرار دیئے جانے کو ہی ہمیں پکڑ لینا چاہیے"

اقولُ۔۔۔عزیزم۔آپ یہ عجیب بچگانہ بات کر رہے ہیں کہ "اگر وہ حقیقتاً مصلح موعود ہے یا کہ نہیں مجھے اِسکی پرواہ نہیں کرنی چاہیے مجھے اُسے بطور فخر الرسل قبول کر لینا چاہیے"۔ میں گذشتہ سطور میں ثابت کر آیا ہوں کہ حضورؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں فارسی کے الہامی شعر میں فخر الرسل کو ہی مصلح موعود قرار دیا ہے۔ جناب مرزا محمود احمد کو حضورؑ نے نہ پسر موعود فرمایا ہے اور نہ ہی آپ کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔ تو پھر آپکا یہ فرمانا سبحان اللہ کیا یہ عجیب منطق (strange logic) اور کیا یہ عجیب ثبوت (strange proof) نہیں کہ جناب مرزا محمود احمد حقیقتاً مصلح موعود تھے یا کہ نہیں تب بھی ہمیں اُسے فخر الرسل تسلیم کر لینا چاہیے۔ جب یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ حضورؑ نے اشتہار تکمیل تبلیغ کے حاشیہ میں مصلح موعود کو فخر الرسل قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح حضورؑ نے تریاق القلوب کے صفحہ ۲۱۹ پر پسر موعود کو فخر الرسل قرار دیا ہے۔ اب آپ کیا یہ عجیب بے ڈھنگی بات نہیں کر رہے کہ اگر مرزا محمود احمد مصلح موعود نہ بھی ہوں تب بھی ہمیں اُسے فخر الرسل تسلیم کر لینا چاہیے۔ عزیزم۔ جو مصلح موعود نہیں ہے وہ کسی قیمت پر پسر موعود اور فخر الرسل نہیں ہو سکتا۔ مجھے عجیب لگ رہا ہے کہ جو شخص دوسرے لوگوں کو منطق کا درس دینے کھڑا ہوا ہے۔ اُس کا اپنا یہ حال ہے کہ وہ عجیب غیر منطقی اور بھونڈی باتیں کر رہا ہے۔ جہاں تک کتابیں اور تفسیر لکھنے کا تعلق ہے تو آج تک جماعت احمدیہ میں اس حوالہ سے لڑائی جاری ہے کہ یہ کتب اور تفسیر تو مولویوں کی دن رات کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہیں۔ جہاں تک محمودی نظام کا تعلق ہے تو اس شیطانی نظام کی بدولت ہی بے قصور احمدی نہ صرف قبروں میں دبے پڑے ہیں بلکہ وہ اپنے نجات دہندہ کا انتظار بھی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کو ہدایت کے نور سے سرفراز فرمائے آمین۔

اپنی ای میل کے آخر پر لکھتے ہیں۔

"If any body want to reply please don,t call me qadiani because i wasn,t born in qadian."

قولہُ۔۔"اگر کوئی جواب لکھنا چاہے تو برائے کرم وہ مجھے قادیانی نہ لکھے کیونکہ میں قادیان میں پیدا نہیں ہوا تھا۔"

اقولُ۔۔۔عزیزم۔قادیانی یا لاہوری لوگوں کو اس لیے نہیں کہا جاتا کہ وہ قادیان یا لاہور میں پیدا ہوئے تھے بلکہ یہ لوگ قادیان اور لاہور کی نسبت سے قادیانی اور لاہوری کہلاتے ہیں۔ اور آپ کو واضح رہے کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور والوں کو سب سے پہلے لاہوری یا پیغامی آپکے چہیتے اور نام نہاد فخر الرسل جناب مرزا محمود احمد صاحب نے کہنا شروع کیا تھا۔ بعد میں لاہوریوں نے بھی قادیان کی نسبت سے مرزا محمود احمد کے پیروکاروں کو قادیانی کہنا شروع کر دیا۔ اگرچہ جناب مرزا محمود احمد کو نہ اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہی حضرت احمدؑ نے فخر الرسل قرار دیا تھا لیکن وہ آپکے دل میں بطور فخر الرسل ضرور بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کو مرزا محمود احمد سے بہت محبت ہے تو پھر کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ قادیان آپکے نام نہاد فخر الرسل کی جنم بھومی ہے۔ عام طریقہ کار ہے کہ لوگ جن وجودوں سے محبت کرتے ہوں اُنہیں اپنے محبوبوں کے شہروں اور پیدائش کی جگہوں سے بھی فطرتی محبت ہوتی ہے۔ آپکی یہ منطق بھی عجیب ہے کہ ایک طرف تو بغیر کسی ثبوت اور دلیل کے جناب مرزا محمود احمد کے فخر الرسل ہونے کا ڈھول بجاتے پھر رہے ہیں لیکن دوسری طرف جناب مرزا محمود احمد صاحب کی جنم بھومی قادیان کو

اپنے نام کیساتھ لگانے سے بھی عار محسوس کرتے ہیں۔کیا یہ آپکی سوچ،فکر اور عمل میں تضاد نہیں ہے؟؟ آپ میرے متعلق اصلاحی کا لفظ استعمال فرمائیں۔ مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔اسی طرح اگر آپ میری جماعت کے کسی ممبر کو اصلاحی کے نام سے پکاریں گے تو ہم ہرگز آپ کو اس سے منع نہیں کریں گے بلکہ ہمیں دلی خوشی ہوگی۔حضرت احمدؑ میرے دل میں بستے ہیں۔آپ بیشک مجھے اور میرے ساتھیوں کو قادیانی کہہ کر پکاریں۔ہم آپ کو منع نہیں کریں گے بلکہ ہمیں بہت خوشی ہوگی۔اسی طرح ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفٰے ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔اگر کوئی ہمارے آقا کیساتھ ہماری محبت کی وجہ سے ہمیں مکی کر کے پکارے تو مجھے بھی اور میرے پیروکاروں کو بھی اس سے بہت خوشی ہوگی۔اور ہم آپ کو یا کسی کو منع نہیں کریں گے۔اسی طرح ہمارے آقا آنحضرت ﷺ مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے تھے۔ اگر آپ یا کوئی اور ہمارے آقا کیساتھ ہماری محبت اور نسبت کی وجہ سے ہمیں مدنی کے نام کیساتھ پکارتا ہے۔تب بھی یہ ہمارے لیے خوشی کا مقام ہوگا۔اور ہم آپ کو یا کسی کو بھی اس سے ہرگز منع نہیں کریں گے۔ سچی محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کی جنم بھومی سے بھی محبت کی جائے۔ آپ مرزا محمود احمد کو فخر الرسل تو بناتے پھر رہے ہیں لیکن اُسکی جنم بھومی سے اس قدر نفرت کہ آپ لوگوں کو منع کر رہے ہیں کہ مجھے جواب میں قادیانی کے نام سے نہ پکارا جائے۔؟؟؟؟ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

پیشگوئیوں کے متعلق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی زرّیں نصائح۔۔۔عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب! پیشگوئیوں کے سلسلہ میں آپ کو چاہیے کہ آپ حضرت احمد کی کتب کا بغور و فکر مطالعہ فرمائیں۔لیکن اس سلسلہ میں حضورؑ کے سارے لٹریچر کو پڑھنے کیلئے بہت وقت درکار ہے۔ لہٰذا اگر کوئی تھوڑے وقت میں پیشگوئیوں کے سلسلہ میں حضورؑ کی قیمتی نصائح کو سمجھنا چاہے تو اُس سے میں درخواست کروں گا کہ وہ اس مقصد کیلئے کتاب غلام مسیح الزماں میں سے ایک باب ''الہامی پیشگوئی بطور اِبتلاء'' کا مطالعہ فرمالیں تو اس کیلئے یہ کافی مددگار ثابت ہوگا۔اسی غرض کو پورا کرنے کیلئے اب میں حضورؑ کے پیشگوئیوں کے سلسلہ میں یہاں چند اہم اقتباسات درج کرتا ہوں۔حضورؑ مزید فرماتے ہیں:۔

(۱) ''دراصل بات یہ ہے کہ بسا اوقات انبیاء علیہ السلام اور دوسرے ملہمین پر ایسے اُمور ظاہر کیے جاتے ہیں کہ وہ اِسرار اِستعارات کے رنگ میں ہوتے ہیں اور انبیاء علیہ السلام اِن کو اِسی طرح لوگوں پر ظاہر کر دیتے ہیں جس طرح وہ سنتے یا دیکھتے ہیں اور ایسا بیان کرنا غلطی میں داخل نہیں ہوتا کیونکہ اِسی رنگ اور طرز سے وحی نازل ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اِلہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام اِستعارات کا نبی کو علم دیا جائے کیونکہ بعض اِبتلا جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔وہ علم کی اِشاعت کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بھی ممکن ہے کہ پیشگوئیوں کے بعض اِسرار سے نبیوں کو اطلاع دی جائے مگر اُن کو اِن اسرار کے اَفشاء سے منع کیا جائے۔بہرحال یہ اُمور نبوت کی شان سے ہرگز منافی نہیں ہیں کیونکہ کامل اور غیر محدود علم خدا تعالیٰ کی ذات سے خاص ہے۔'' (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۷۶)

عزیزم ناصر اللہ صاحب۔۔۔اللہ تعالیٰ کا مرسل تو یہ فرما رہا ہے کہ بعض ابتلاء جو پیشگوئیوں کے ذریعہ سے کسی زمانہ کیلئے مقدر ہوتے ہیں۔اِن ابتلاؤں کی خاطر اللہ تعالیٰ مرسل پر پیشگوئیوں کے سلسلہ میں استعارات سے بھی پردہ نہیں اُٹھاتا تو پھر مرسل الٰہی اُذن کے بغیر

کسی الہامی پیشگوئی کے مصداق کا نام اپنے پیروکاروں کو کس طرح بتا سکتا ہے؟؟؟

(۲) ''ایسا ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُمت کے سمجھانے کے لیے بعض پیشگوئیوں کے سمجھنے میں خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا۔ اب کیا یہ تعلیم نبوی کافی نہیں اور کیا یہ تعلیم با آواز بلند نہیں بتلا رہی کہ پیشگوئیوں پر اجمالی طور پر اِیمان لاؤ اور اُن کی اصل حقیقت حوالہ بخدا کرو۔ اُمت محمدیہ میں تفرقہ مت ڈالو اور تقویٰ کا طریق اختیار کرلو۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

عزیزم۔۔۔ حضور علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ ''پیشگوئیوں پر اجمالی ایمان لاؤ اور اِنکی حقیقت کو حوالہ بخدا کرو''۔ اصحاب احمد نے بغیر کسی علم اور بغیر کسی دلیل کے ۱۹۱۴ء میں ہی جناب مرزا محمود احمد صاحب کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بنا کر کیا اُنہوں نے پیشگوئیوں کے سلسلہ میں حضرت احمدؑ کی تعلیم کی پیروی کی تھی یا کہ حضورؑ کی تعلیم کی دھجیاں اُڑائیں تھیں؟؟؟

(۳) ''صوم اور صلوٰۃ کی طرح پیشگوئی کو بھی ایک حقیقت منکشفہ سمجھنا بڑی غلطی اور بڑا بھاری دھوکہ ہے۔ یہ احکام تو وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کر کے دکھلا دیئے اور بکلی اِن کا پردہ اُٹھا دیا۔ مگر کیا اِن پیشگوئیوں کے حق میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔ کہ یہ من کل الوجوہ مکشوف ہیں اور اِن میں کوئی ایسی حقیقت اور کیفیت مخفی نہیں جو ظہور کے وقت سمجھ آ سکے۔ اگر کوئی حدیث صحیح موجود ہے تو کیوں پیش نہیں کی جاتی۔ آپ لوگ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ علم وفراست نہیں رکھتے۔ صحیح بخاری کی حدیث کو دیکھو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ابریشم کے ٹکڑے پر حضرت عائشہ صدیقہ کی تصویر دکھائی گئی کہ تیرے نکاح میں آوے گی۔ تو آپ نے ہرگز یہ دعویٰ نہ کیا کہ عائشہ سے درحقیقت عائشہ ہی مراد ہے بلکہ آپ نے فرمایا کہ اگر درحقیقت اس عائشہ کی صورت سے عائشہ ہی مراد ہے تو وہ مل ہی رہے گی۔ ورنہ ممکن ہے کہ عائشہ سے مراد کوئی اور عورت ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ابوجہل کے لیے مجھے بہشتی خوشہ انگور دیا گیا مگر اس پیشگوئی کا مصداق عکرمہ (ابوجہل کا لڑکا۔ ناقل) نکلا۔ جب تک خدا تعالیٰ نے خاص طور پر تمام مراتب کسی پیشگوئی کے آپ پر نہ کھولے تب تک آپ نے اُسکی کسی شق خاص کا کبھی دعویٰ نہ کیا۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

عزیزم۔۔۔ جب حضرت احمدؑ کے فرمودہ کے مطابق ''صوم اور صلوٰۃ کی طرح پیشگوئیوں کو ایک حقیقت منکشفہ سمجھ لینا بڑی غلطی اور بڑا بھاری دھوکہ ہے'' تو پھر آپکی اس تعلیم کے برخلاف صحابیوں اور مولویوں کا پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں حضرت احمدؑ پر یہ جھوٹا الزام لگاتے پھرنا کہ آپ نے مرزا محمود احمد کو کئی دفعہ مصلح موعود فرمایا ہوا ہے کونسا تقویٰ، انصاف اور دیانتداری ہے؟؟؟

(۴) ''یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے اور پہلے بھی ہم کئی مرتبہ ذکر کر آئے ہیں کہ جس قدر پیشگوئیاں خدا تعالیٰ کی کتابوں میں موجود ہیں اِن سب میں ایک قسم کی آزمائش اِرادہ کی گئی ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ اگر کوئی پیشگوئی صاف اور صریح طور پر کسی نبی کے بارہ میں بیان کی جاتی تو سب سے پہلے مستحق ایسی پیشگوئیوں کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۳ تا ۱۳۷)

عزیزم۔۔۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلقہ پیشگوئی بھی امتحان سے خالی نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اوّل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں بتایا تھا تو پھر پیشگوئی مصلح موعود کا کیا استحقاق ہوسکتا ہے کہ وہ امتحان سے خالی نہ ہوتی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ثانی پیشگوئی

مصلح موعود کے مصداق کا نام بتاتے ؟؟ ؎ ؎ اندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

(۵) ''اور یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں بعض اُمور کا اِخفا اور بعض کا اِظہار ہوتا ہے۔ اور ایسا ہونا شاذ و نادر ہے کہ من کل الوجوہ اِظہار ہی ہو کیونکہ پیشگوئیوں میں حضرت باری تعالیٰ کے اِرادہ میں ایک قسم کی خلق اللہ کی آزمائش بھی منظور ہوتی ہے۔ اور اکثر پیشگوئیاں اِس آیت کا مصداق ہوتی ہیں کہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا۔ اِسی وجہ سے ہمیشہ ظاہر پرست لوگ امتحان میں پڑ کر پیشگوئی کے ظہور کے وقت دھوکہ کھا جاتے ہیں اور زیادہ تر اِنکار کرنیوالے اور حقیقت مقصودہ سے بے نصیب رہنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہ صرف پیشگوئی کا ظاہری طور پر جیسا کہ سمجھا گیا ہو پورا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا۔ مثلاً مسیح کی نسبت بعض بائبل کی پیشگوئیوں میں یہ درج تھا کہ وہ بادشاہ ہوگا۔ لیکن چونکہ مسیح غریبوں اور مسکینوں کی صورت پر ظاہر ہوا۔ اس لیے یہودیوں نے اُس کو قبول نہ کیا اور اِس ردّ اور اِنکار کی وجہ صرف الفاظ پرستی تھی۔ کہ انہوں نے بادشاہت کے لفظ کو فقط ظاہر پر محمول کر لیا۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ کی توریت میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت یہ پیشگوئی درج تھی کہ وہ بنی اسرائیل میں سے اور اُنکے بھائیوں میں سے پیدا ہوگا۔ اس لیے یہودی لوگ اِس پیشگوئی کا منشا یہی سمجھتے رہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے پیدا ہوگا حالانکہ بنی اِسرائیل کے بھائیوں سے بنی اِسماعیل مراد ہیں۔ خدا تعالیٰ قادر تھا کہ بجائے بنی اِسرائیل کے بھائیوں کے بنی اِسماعیل ہی لکھ دیتا تا کروڑہا آدمی ہلاکت سے بچ جاتے مگر اُس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ اُس کو ایک عقدہ درمیان میں رکھ کر صادقوں اور کاذبوں کا امتحان منظور تھا۔ اِسی بنا پر اور اِسی مدعا کی غرض سے تمثیل کے پیرایہ میں یا اِستعارہ کے طور پر بہت باتیں ہوتی ہیں جن پر نظر ڈالنے والے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ گروہ جو فقط ظاہر پرست اور ظاہر بین ہوتا ہے اور اِستعارات سے بکلی منکر ہو کر ان پیشگوئیوں کے ظہور کو ظاہری صورت میں دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ وہ گروہ ہے کہ جو وقت پر حقیقت حقہ کے ماننے سے اکثر بے نصیب اور محروم رہ جاتا ہے بلکہ سخت درجہ کی عداوت اور بغض اور کینہ تک نوبت پہنچتی ہے۔ جس قدر دنیا میں ایسے نبی یا ایسے رسول آئے جن کی نسبت پہلی کتابوں میں پیشگوئیاں موجود تھیں اُنکے سخت منکر اور اَشد دشمن وہی لوگ ہوئے ہیں، کہ جو پیشگوئیوں کے ظاہری الفاظ کو اِن کی ظاہری صورت پر دیکھنا چاہتے تھے۔ مثلاً اِیلیا نبی کا آسمان سے اُترنا اور خلق اللہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں آنا بائبل میں اس طرح لکھا ہے کہ اِیلیا نبی جو آسمان پر اٹھایا گیا پھر دوبارہ وہی نبی دنیا میں آئے گا۔ ان ظاہری الفاظ پر یہودیوں نے سخت پنجہ مارا ہوا ہے اور باوجودیکہ حضرت مسیح جیسے ایک بزرگوار نبی نے صاف صاف گواہی دی کہ وہ اِیلیا جس کا آسمان سے اُترنا انتظار کیا جاتا ہے۔ یہی یحییٰ ذکریا کا بیٹا ہے کہ جو آپکا مرشد ہے لیکن یہودیوں نے قبول نہ کیا بلکہ اِنہی باتوں سے حضرت مسیح پر سخت ناراض ہو گئے اور حضرت مسیح کی نسبت یہ خیال کرنے لگے کہ وہ توریت کی عبارتوں کو اور اور معنی کر کے بگاڑنا چاہتا ہے کیونکہ اُنہیں اپنے جسمانی خیال کیوجہ سے پختہ طور پر اُمید لگی ہوئی تھی۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۳۔۱۳۷)

(۶) ''اب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں توریت کی پیشگوئیوں پر نظر ڈالیں کہ اگرچہ توریت کے دو مقام میں ایسی پیشگوئیاں ملتی ہیں کہ جو غور کرنیوالوں پر بشرطیکہ منصف بھی ہوں ظاہر کرتے ہیں کہ درحقیقت وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارہ میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن کج بحثی

کیلئے اِن میں گنجائش بھی بہت ہے۔مثلاً توریت میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی قائم کرے گا۔اس پیشگوئی میں مشکلات یہ ہیں کہ اسی توریت کے بعض مقامات میں بنی اسرائیل کو ہی بنی اسرائیل کے بھائی لکھا ہے۔اور بعض جگہ بنی اسماعیل کو بھی بنی اسرائیل کا بھائی لکھا ہے۔ایسا ہی دوسرے بھائیوں کا بھی ذکر ہے۔اب اس بات کا قطعی اور بدیہی طور پر کیوں کر فیصلہ ہو کہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے مراد فقط بنی اسماعیل ہی ہیں بلکہ یہ لفظ کہ ''تیرے ہی درمیان سے'' لکھا ہے۔زیادہ عبارت کو مشتبہ کرتا ہے۔اور گو ہم لوگ بہت سے دلائل اور قرائن کو ایک جگہ جمع کر کے اور آنحضرت ﷺ اور حضرت موسیٰ میں جو مماثلت ہے بپایہ ثبوت پہنچا کر ایک حق کے طالب کیلئے نظری طور پر یہ بات ثابت کر دکھاتے ہیں کہ درحقیقت اس جگہ پیشگوئی کا مصداق بجز ہمارے نبی ﷺ کے اور کوئی شخص نہیں۔لیکن یہ پیشگوئی ایسی صاف اور بدیہی تو نہیں کہ ہر ایک اجہل اور احمق کو اس کے ذریعہ سے ہم قائل کر سکیں بلکہ اس کا سمجھنا بھی پوری عقل کا محتاج ہے اور پھر سمجھانا بھی پوری عقل کا محتاج۔اگر خدائے تعالیٰ کو اِبتلا خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا اِرادہ اِلٰہی ہوتا تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہیے تھا۔کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں بنی اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا جس کا نام محمد ﷺ ہوگا اور اُنکے باپ کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور وہ مکہ شہر میں پیدا ہونگے اور ان کا یہ حلیہ ہوگا۔اب ظاہر ہے کہ اگر ایسی کوئی پیشگوئی توریت میں لکھی جاتی تو کسی کو چون و چرا کرنے کی حاجت نہ رہتی اور تمام شریروں کے ہاتھ پیر باندھے جاتے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔اب سوال یہ ہے کہ کیا خدا تعالیٰ ایسا کرنے پر قادر نہ تھا؟ اس کا جواب یہی ہے کہ بلاشبہ قادر تھا بلکہ اگر چاہتا تو اس سے بڑھ کر ایسے صاف صاف اور کھلے کھلے نشان لکھ دیتا کہ سب گردنیں ان کی طرف جھک جاتیں اور دنیا میں کوئی منکر نہ رہتا۔مگر اس نے اِس تصریح اور توضیح سے لکھنا اس لیے پسند نہیں کیا کہ ہمیشہ پیشگوئیوں میں ایک قسم کا ابتلا بھی اُسے منظور ہوتا ہے تا سمجھنے والے اور حق کے سچے طالب اُسکو سمجھ لیں اور جنکے نفسوں میں نخوت اور تکبر اور جلد بازی اور ظاہر بینی ہے وہ اِسکے قبول کرنے سے محروم رہ جائیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۴۱۔۲۴۲)

عزیزم۔۔اگر اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی کوئی آزمائش نہ کرنی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ پیشگوئی مصلح موعود کو اس طرح نازل فرما دیتا کہ۔۔۔''سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔وہ لڑکا محمود تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ الہامی پیشگوئی میں کسی زکی غلام کا ذکر ہی نہ فرماتا۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔''

لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی اور اپنے ارادہ سے الہامی پیشگوئی مصلح موعود کو اُسی طرح نازل فرمایا جس سے جماعت احمدیہ کے مومنوں اور منافقوں کی پہچان ہوسکتی تھی۔اور آج الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے سچے احمدی تو سُرخرو ہو چکے ہیں لیکن نام نہاد احمدی ناکام و نامراد ہونے کیساتھ ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں ڈبکیاں بھی کھاتے پھر رہے ہیں۔اور اب اُنہیں سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کیا کریں؟؟

(۶) ''یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو

اُسکے کاموں میں تدبر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اِس کی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل منداور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شکاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہیں۔ وہ نافہموں کے دلوں پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب اُنکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اُنکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کے ساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔ اور صدق وثبات میں ترقی دیں اور اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور ان کو اِس کسر شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔ کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان ان کی جماعت میں شامل ہوجائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اُسکی جماعت کے آب زلال کیساتھ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔ اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔ اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔ اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلا ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اُس کو مشاہدہ کر لیتے۔ مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اُس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدار نجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔'' (روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰۔۲۱)

عزیزم۔ الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے حوالہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے منافقوں اور دنیا پرست احمدیوں کو موعود زکی غلام کی پہچان سے محروم رکھا ہے تا کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے۔ خاکسار کے دعویٰ کے بعد پاک طبع احمدیوں کا ایمان زیادہ ہوا ہے اور علم زیادہ ہوا ہے اور معرفت زیادہ ہوئی ہے۔ اور اُنہوں نے صدق وثبات میں نہ صرف ترقی کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی زیرکی اور حقائق شناسی بھی دنیا پر ظاہر کردی ہے۔ ؎ نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پیشگوئیوں کے سلسلہ میں حضرت احمدؑ کی اتنی خوبصورت تعلیم اور انتہائی زریں نصائح کے باوجود افراد جماعت پہلی اُمتوں اور جماعتوں کی طرح پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں دھوکہ کھا گئے۔ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔

اختتامیہ۔۔۔چند سوالات۔۔۔عزیزم محمد ناصر اللہ صاحب۔چونکہ آپ نے جماعت احمدیہ پر تنقیدی سوالات اُٹھائے ہیں اور میں اپنے جوابی مضمون میں آپکی تنقید کا پول کھول چکا ہوں کہ یہ تنقید بغیر کسی منطق اور بغیر کسی ٹھوس ثبوت پر مشتمل تھی۔بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ آپ کی تنقید میں آپکا تعصب اور جانبداری جھلک رہی ہے تو یہ بات بھی غلط نہیں ہوگی۔بہر حال سوال اُٹھانا تو ہر انسان کا حق ہے لیکن سوال ہر انسان اپنی سمجھ اور اپنے فہم کے مطابق ہی اُٹھایا کرتا ہے۔خاکسار اپنے مضمون کے آخر میں آپ سے چند سوالات بھی پوچھنا چاہتا ہے۔اُمید ہے آپکی طبع نازک پر یہ سوالات گراں نہیں گزریں گے۔

(۱) سب سے پہلا سوال یہ ہے اور میں اس کا مضمون کے شروع میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔آنجناب نے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد پر تنقید کے حوالے سے جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور انجمن اشاعت اسلام کے نام تو لیے ہیں۔لیکن آپ نے جماعت احمدیہ حقیقی کا نام کیوں نہیں لیا حالانکہ اُس کا بانی ناصر احمد سلطانی بھی اتنا ہی جناب مرزا محمود احمد صاحب کو غلط اور جھوٹا سمجھتا ہے جتنا ہم سمجھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں مومنوں کو نصیحت فرماتا ہے۔ يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَبِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى أَلَّاتَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوْا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدہ۔۹) اے مومنو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

آپ نے جناب مرزا محمود احمد پر تنقید کے حوالہ سے ناصر سلطانی کی طرف داری اور لحاظ کیوں کیا؟؟ آپکی یہ جانبداری کیا اس حقیقت کی غماز نہیں ہے کہ آپ نے ہم پر یہ تنقید انصاف پسندی اور کسی اصول کے مطابق نہیں کی بلکہ صرف اپنے تعصب اور نفرت کا اظہار کیا ہے؟؟؟

(۲) آپ نے جناب مرزا محمود احمد کے فخر الرسل ہونے کے سلسلہ میں جو دلائل اور منطق پیش کی ہے۔اسکی حقیقت تو میرے مضمون میں بخوبی واضح ہو چکی ہے۔میرا آپ سے سوال ہے کہ جس مرزا محمود احمد کو آپ فخر الرسل ثابت کرتے اور بناتے پھر رہے ہیں۔اس مرزا محمود احمد کو ناصر سلطانی ایک جھوٹا اور کذاب سمجھتا ہے۔میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر آپکے جناب مرزا محمود احمد فخر الرسل ہیں تو پھر آپ نے ایک ایسے مدعی مجددیت کی بیعت کیوں کی تھی جو مرزا محمود احمد کو سب سے بڑا جھوٹا انسان سمجھتا ہے اور وہ یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت میں ساری خرابیوں کی جڑ مرزا محمود احمد ہیں؟؟؟ آپ کے فخر الرسل کو جھوٹا اور کاذب کہنے والا سچا مجدد کیسے ہو گیا اور آپ نے اپنے فخر الرسل کو کاذب کہنے والے کی بیعت کیسے کر لی؟؟ ایک کاذِب کی بیعت کے وقت آپکی روحانیت، آپکا تقویٰ اور آپکی بصیرت کہاں تھی جب تم ایک کاذِب اور ایک لعنتی انسان کی بیعت کرتے پھر رہے تھے؟؟؟ ہوسکتا ہے آپ کہنا چاہیں کہ میں نے سلطانی کی بیعت اُس وقت کی تھی جب مجھے اُسکے کاذِب ہونے کا علم نہیں تھا۔لیکن اب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ سلطانی ایک غلط اور جھوٹا انسان ہے لہٰذا بہت سارے دیگر مریدوں کی طرح اب میں بھی اُسکی جماعت سے علیحدہ ہو گیا ہوں۔لیکن اس ضمن میں آپ سے گذارش ہے کہ ایک سال میں بہت سارے لوگوں نے سلطانی پر لعنت بھیج کر اُسکی جماعت کو چھوڑا ہے اور اُسکی ویب سائٹ پر ایسے سب لوگوں کے نام مرتدین کے

زمرے میں درج ہیں۔

لیکن ناصر سلطانی کی مورخہ ۹/جولائی ۲۰۱۴ء کی تازہ ترین فہرست بیعت کنندگان میں آپکا نام اَکتیسویں (۳۱) نمبر پر اب بھی موجود ہے ۔جیسا کہ خاکسار پہلے بھی گذارش کر چکا ہے کہ مجھے یا کسی اور انسان کو آپ پر یہ اعتراض نہیں ہے کہ آپ نے ایک جھوٹے مدعی مجددیت کی بیعت کی ہے۔آپ بیشک ایک پتھر کے بُت کی بیعت کر کے بیٹھ جائیں اس میں کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے اور نہ ہی ہونا چاہیے؟؟؟؟؟ ہر انسان کو اپنے ایمان میں آزادی کا حق ہے۔آپ حق رکھتے ہیں جس کو چاہیں قبول کریں اور جس کو چاہیں قبول نہ کریں۔آپکی یہ آزادی ضمیر بشمول خاکسار کسی انسان کیلئے بھی قابل اعتراض نہیں ہوسکتی۔لیکن اعتراض اور سوال آپکے قول وفعل میں تضاد پر ہے۔ناصر سلطانی کے کسی پیروکار اور مرید کے دل میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کی اہمیت نہیں بلکہ ناصر سلطانی تو مرزا محمود احمد کو فخر الرسل کی بجائے فخرا لشیاطین سمجھتا ہے۔تو پھر آپ ایسے نئے احمدی اور ناصر سلطانی کے مرید کے دل میں جناب مرزا محمود احمد کو فخر الرسل ماننے اور بنانے کی محبت کہاں سے پیدا ہوگئی؟؟ آپ کو ای میل فورم میں دوستوں پر اپنی پوزیشن کو واضح کرنا چاہیے کہ آپکا جماعت احمدیہ (حقیقی) کیساتھ تعلق ہے یا کہ جماعت احمدیہ قادیان کیساتھ؟؟؟

(۳) آپکے فخر الرسل جناب مرزا محمود احمد حضرت احمد علیہ السلام کو اُمتی نبی مانتے ہیں اور یہ ہے بھی سچ۔لیکن آپکے آقا ناصر سلطانی کا دعویٰ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مدعی نبوت نہیں تھے بلکہ نعوذ باللہ یہ جھوٹا دعویٰ نبوت آپکے فخر الرسل نے اپنے محترم والد صاحب کی طرف منسوب کیا ہے۔آپ سے میرا سوال ہے کہ آپ حضرت احمد علیہ السلام کو کیا مانتے ہیں؟؟ اگر آپ حضرت احمدؑ کو صرف مجدد اور محدث، امام مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں تو پھر بقول سلطانی حضرت مرزا صاحب کی طرف جھوٹا دعویٰ نبوت منسوب کرنے والا آپکی نظر میں فخر الرسل کس طرح ہوگیا؟؟ اور اگر آپ حضرت احمد علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں تو پھر آپ نے ناصر سلطانی ایسے کذاب اور مفتری جو حضرت احمد علیہ السلام کی نبوت پر حملہ کر کے بیٹھا ہوا ہے کو ملہم، مجدد صدی پانزدہم اور صادق کس طرح مان لیا ہے؟؟

(۴) آپ نے اپنی ای میل میں منطق اور ٹھوس ثبوتوں پر بہت زور دیا ہے۔میں نے فخر الرسل کے سلسلہ میں آپکی منطق اور آپکے ٹھوس ثبوتوں کی قلعی کھول دی ہے۔میں نے آپکے آگے منطق اور دلائل کیساتھ جناب مرزا محمود احمد کا مصلح موعود اور فخر الرسل نہ ہونا بخوبی ثابت کر کے دکھا دیا ہے۔آپ سے درخواست ہے بلکہ آپ کو چاہیے کہ مرزا محمود احمد کے فخر الرسل ہونے کے اپنے دعوے کو خاکسار کے آگے بھی اور ای میل فورم کے دوستوں کے آگے بھی منطق اور دلائل کے ذریعے سچا ثابت کر کے دکھائیں؟؟؟

(۵) آپ چونکہ نئے احمدی ہیں۔میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے آپ میں تقویٰ، نیکی اور سچائی تھی۔جس کی وجہ سے آپ کو حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔لیکن میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی شخص احمدیت قبول کر کے جماعت احمدیہ قادیان میں شامل ہوتا ہے تو پھر قادیانی جماعت میں محمودی نظام جلد ہی اُس سے تقویٰ کا لباس اسی طرح چھین لیتا ہے جس طرح جنت میں ہمارے جدامجد حضرت آدمؑ اور اماں حوا سے شیطان مردود نے اُنکا لباس چھین لیا تھا (اعراف۔۲۸)۔محمودی نظام

کی یہی اصلیت ہے جو کہ اس وقت قادیانی جماعت احمدیہ میں جاری ہے۔آپ جس تقویٰ اور ایمان کیساتھ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔اب ماشاءاللہ محمودی نظام کی برکتوں کی بدولت آپ اُس تقویٰ اور ایمان سے فارغ البال ہیں۔اگر آپ میں کوئی تقویٰ اور ایمان ہوتا تو آپ نے اپنی ۱۹/اکتوبر ۲۰۱۴ء کی ای میل میں جس ناانصافی، جانبداری اور تعصب کا مظاہرہ کیا ہے۔آپ ایسا ہرگز نہ کرتے۔۔۔والسلام

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے تری اِک روز اے گستاخ! شامت آنیوالی ہے

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

۲۹/اکتوبر ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

19.10.2014

Mohtram members of the forum.

Aslamo-Alaikum wa rahmatullah wa barakatu.I have seen mostly here people are cursing the Mirza Mahmood(RA),with different angels.Most of the brothers from Jamat islah pasand and anjaman ishatte islam are stressing that Mirza mahoomd QK2 RA) was not a true person rather he was a liar etc etc. Brothers i knew that you all are saying something without logic and evidence.If you want to prove what ever you are stressing for,then you have to come out with a solid logic and evidence.I should belive that he was a liar becuse some of our brothers are saying that.No that is not a fair rule to belive about something.If you have any true logic or evidence please do share with us.

I belive that he was a true man of God and a great soldier of islam,Hazrat Mohammad(pcbuh(and Hazrat Ahmad(AS)

One exmple of that is Hazrat Ahmad(AS) himself qoated one ilham,Ilham mean God has told Hazrat Ahmad(AS) before the birth of janab Mirza Mahmood(RA)that FUKHRE RUSUL will come to you.So Allah subhan talla Himself called Janab Mirza Mahmood as a Fukhre rusul.Hawal;a Rohani khazain page 219book taryaqul qaloob.Before the birth of Janab Mirza mahmood(RA) hazrat ahmad said that he has a ilham about the janab mirza mahmood(RA)in his a farsi shair as a fukhre rusul.

Ae fukhre rusul qurab tu maloom shud

dair aamad zara door ammad

This is a farsi Ilham(someone with good persian can transalet it into english or urdu.thanks(

Moreover my brothers: hazrat ahmad(AS)himself admitted that mahmood will be fukhre rusul.

So brothers: the one who Allah subhan talla and his beloved servant hazrat Ahmad(AS (says that he is a FUKHRE RUSUL,so tell me who should i belive you brothers from the jamaat islah pasand or anjaman ishat eislam jammat.Or shall i listen to Allah subhan tallah and his Mahdi(AS)

If he is a musleh maood or not really i don,t care i would see him as a fukhre rusul.

And then i will see his great work in the shape of books of islam he left.And the the strong nizam of jamat he made.I can give you lot more exmples of his greatness here but one from the mouth of Allah subhan talla,that he is fukhre rusul i think we should stick to that.

If any body want to reply please don,t call me qadiani because i wasn,t born in qadian.